منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی | شایع ہو زمانہ تا باہی | انجیل و زبور پر ہو دایم | صد بار مخمسہ مباہی
فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خلافت منشور محمدی | توریت و ہم انجیل برافگار بجیں | چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۲۸ | مورخہ ۵ شوال المکرم ۹۴ ہجری روز شنبہ | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت مع محصول ڈاک ۵ قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی بعد کی کچھ شکایت نہیں جو صاحبوں کو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماویں مگر شرط یہ ہی کہ اپنا نام مہاجک و نام شہر و محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکھا کریں والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع میں نہ ہوگی نہ زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ بائی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بھیجنے سے روانہ فرماویں ٹکٹ زیل ٹکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی ٹکٹ فرمودہ مرحمت فرماویں

غزل

شیرین شدہ از ذکر محمد سخن من | از قند و شکر گشت لباب دہن من
تا دم زدم ایجان ہیواداری کرت | فردوس برین گشت ہمانا وطن من
تا حسن تو ماند دل من جلوہ گری کرد | شد آئینہ فور مرا بدن من
بوئی ز سر موی تو اشعار بران کرد | صد نافہ چین است بہ بند شکن من
فردوس برد رشک زمینی کہ در انجا | گامی زنداز ناجہ گل پیرہن من
بردم چو بجود حسرت دیدار رخت را | مہتاب شب تار شد کفن من
دیگر شب معراج مشہ پیر و بطحی | ہنگام رہ برعرش برین انجمن من

گلبرگ زبان شد ز ثنای خط و خالت | خرشش برگ نوی داد خیال کہن من
جبریل چو بلبل شود اعجاز عجب نیست | خندان گل نعت ہست بشاخ سخن من

نبوت و الہام

واقعہ ۵۸ صداقت قرآن کی بحث کا یہ نتیجہ تھا کہ کتب مقدسہ من تحریف لفظی نہین ہوی صرف اہل کتاب اسمین تحریف معنوی کرتے رہے ہین یعنی اوسکے معنے اور مطلب مین تغیر پیدا کرتے ہین اور ٹھیک اور اصل مطلب کو نہین مانتے اور سمجھتے کاتب سے جو تحریفین ہوگئین اور غلطیان پڑ گئے ہین وہ چونکہ یہود و نصاریٰ کے

پہونچا نہ سکا بلکہ چشم پرآب ہوا اور بشن نے دغا اور زنا کیا
اور ایک عورت کے عشق مین عاجز اور بے قرار ہوا اور اوسکی
بد دعا سے پتھر بن گیا چنانچہ ابتک تلسی کے پتے سالگرام پر رکھکر
اوسکے پوجا کرتے ہین یہہ اسکی زنا کی نشانی ہی کہ تم لوگون کی
عبادت مین داخل ہی اور نارد نے کہ بشن کا دل ہی جلندہر
کو بہکا کر مہادیو کی عورت کا سوال کرایا بیچارے مہادیو کی عزت
کو بٹہ لگایا پاربتی کی عصمت مین خلل ڈلوایا اور برہمان بشن
مہادیو یہہ تینون کہ بقول آپکے جہان کے مالک اور مختار
ہین ایک جلندہر کے قتل کرنے سے عاجز ہو گئے پھر ایسے
غریبی نفسانی اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا سمجھنا
محض جہالت اور ضلالت ہی اور سوائے بدبختی ازلی کے کیا
تصور کیا جاوے اور ستوا یک دفعہ پاربتی مہادیو کے جورو
اوبٹنا ملکر نہانے لگی اور اپنے بدن کے میل سے ایک اپنا
بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہی اور اسکو گھر کے دروازہ پر
بٹھایا تا کسی کو اندر نہانے دے اتنے مین مہادیو باہر سے
آئے گنیش نے اندر جانے سے منع کیا مہادیو نے خفا ہو کر اسکا
سر کاٹ ڈالا اور دور پھینک دیا پاربتی اسکے غم سے بہت
روئی اور کہا کہ اسکو زندہ کر مہادیو نے ہر چند سر گنیش کا
تلاش کیا مگر نہ ملا ناچار ایک ہاتھی کا سر کاٹ کر گنیش
کے جسم سے ملا کر زندہ کر دیا اور اسکو یہہ ہر یعنے انعام
دیا کہ جو کوئی شخص پہلے کچھ کام کیا کرے پہلے تیرا نام لیوے
اور جو کوئی کسی دیوتا کے پوجا کرے پہلے تیری پوجا کرے
ورنہ اسکی پوجا قبول نہوگی۔ اس سے بھی مہادیو کا مقام

اور ناقص العقل ہونا ثابت ہوا پھر ایسا شخص کیونکر نائب
خدا ہو سکتا ہی پنڈت صاحب نہ معلوم تم لوگ کیسے ناقص العقل
ہو کر ایسے شخصون کے باوجود اسکے کہ اوسکے حال سے ماہر ہو
پیرو ہو بہتر ہی کہ دست بردار رہو ورنہ دنیا اور عقبی مین سوائے
مذلت کے کیا حاصل ہوگا فقط باقی آیندہ رفیقہ نیا نسنگھ ان ہار

شیخ الاسلام مکہ معظمہ

چند روز سے حضرت احمد شیخ الاسلام اکہ معظمہ کلکتہ مین قریب
کولوٹولہ قیام پذیر ہین ایک ایرانی مغل صاحب نے انکو سودہ
پاکر اول دوستی بڑہائی اونکے قریب اپنا مکان لیا اور ایک
روز انکہ بچاکر اونکا صندوقچہ غائب کر لیا اور آمد و رفت
بدستور قایم رکھی شیخ الاسلام صاحب کو جو ضرورت ہوئی
تو صندوقچہ نہایا۔ پولیس کو خبر ہوی شیخ الاسلام صاحب
نے بیان کیا کہ صندوقچہ مین طلائی انگوٹھیان اور گھڑی اور
ایک ہزار روپیہ کا نوٹ اور قریب ایک ہزار کے نقد تھا
اور میرے پاس ان دوست کے سوا کوئی آتا جاتا نہین
سرحنت پولیس نے مغل صاحب کے خانہ تلاشی لی صندوقچہ
مع مال برآمد ہوا۔ مگر نوٹ نملا ہر چند پوچھا گیا لیکن مجرم
نے پتہ نہ بتلایا آخر کار مقدمہ خان بہادر مولوی عبد اللطیف
خان صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ کے ہان پیش ہوا اونہون نے
مجرم کو دو برس کے لئے قید کیا اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ
اگر جرمانہ ادا نکرے تو چھ مہینے کا بجی ہوس کی سزا پاوے فقط

عبد الکریم پاشا

عبد الکریم پاشا
اکی جگہ جو سپہ سالار فوج کا محمد علی پاشا ہی وہ اصل مین

جرمن کی پیدائش ہے چنانچہ خاندان اوسکا میگذی برگ
مین رہتا ہی یہہ شخص تاجرانہ قسطنطنیہ مین آیا تھا وہان
مسلمان ہوکر فوج مین بھرتی ہوگیا اور بہت جلد ترقی پائی
روم کے تمام لڑائیون مین یہہ شخص موجود رہا ہی علم فوجی
اعلیٰ درجہ کا رکھتا ہی اور نہایت عقلمند ہی بلکہ پہاڑ
اور میدانون سے خوب واقفیت رکھتا ہی۔

سلیمان پاشا کا بھی حال بعض اخبارون انگریزی نے یہہ
لکھا ہی کہ وہ بوناپارٹ کے ہمراہی جرنلون مین سے
ایک منتخب جنرل ہی۔ غرض اس سے یہہ ہی کہ روم کے
افسر نہایت لایق ہین۔ پہلے انگریزی اخبار روسی
افسرون کو نالایق کہتے تھے جسکی اور اخبارات تردید کرتے
تھے مگر اب ترک جو غالب آئے تو خلانے انکی موہنہ سے
کہلا دیا۔ گورنمنٹ اسٹریا نے اس امر کا فیصلہ کیا ہی کہ کوہ
بالکن کے شمالی جانب اپنی ۹۰ ہزار فوج جمع کرے، اور اسکے
مطلب کے لئے اوسنے ۳۰ لاکھ پونڈ قرض لئے ہین۔ گورنمنٹ
میگیارس اور پاسلیوس نے پوشیدہ مشورہ کیا ہی کہ
روم کے شریک ہوکر روس کو شکست دین اور اسٹریا بھی
روم کو موافق ہے۔ فقط

منہ

چندہ روم

بمقام لندن ایک میم صاحبہ مسماۃ برنڈ گاٹوس نے دس ہزار
روپے دی ہین اس عورت کی ہمت دیکھکے انگلنڈ کے
اور عورتین بھی شریک چندہ ہوے ہین اور ان چند دہندہ
کا منشا یہہ ہی کہ ہمارا روپیہ دون لوگون کو تقسیم کیا جاوے
جو مسلمان روسیون کے ظلم سے خانمان خراب ہوکر ادریانوپل
وغیرہ مین پریشان پھرتے ہین اور ایک عورت اسٹرنگ فراند
نام لندن کے دانیان اور ڈاکٹر اور ۴۰ ہزار روپیہ لیکر استنبول
مین پہونچی ہے۔

سلیمان پاشا

سلیمان پاشا سپہ سالار جدید افواج عثمانیہ ایک سادہ اور ممتاز
شخص ہین۔ ان کے لشکر گہہ کو دیکھو تو کچھ بھی دھوم دھام نظر نہین
آتا۔ ان سے کم رتبہ کے افسرون کے خیمے اور اسباب شان و
شوکت کے پائے جاتے ہین خیمون پر اچھے لباس بنے ہوے
ملازم نظر آتے ہین مگر یہان ہیچ مدار دا معاملہ کیا ہی دو شیانہ
کھر۔ اکر دیا اسپر اک کمادی والدی اور اندر رہنے لگے
راتون کو زمین پر سونا اور اکثر ہشیار رہنا یہہ اونکی قدیم
عادت ہی۔ در خیمہ پر نہ پہرہ ہی نہ چوکی نہ سنتری جیسا
کہ اکثر جنرلون کا دستور ہی۔ ہان رات کو اونکے ساتھ اور
دو تین اہلکار کے ایدی کیا سب شب باش رہتے ہین اور
یہی گویا انکے نگہبان ہین خیمے کے روبرو دو گھوڑے بندھے
رہتے ہین اور ہمیشہ اپر زین کسی رہتی ہی۔ کچھ افسر اعلیٰ کے
گھوڑے رہنے سے اونکی قدر نہین ہے سوارون کے گھوڑے
چارہ پانی انہین بھی دیا جاتا ہے۔ سلیمان پاشا کی عمر چالیس
پینتالیس کی ہے۔ جوان بالا قد اور مضبوط ہین چہرے سے کوسم
کشیدہ معلوم ہوتے ہین پیشانی پر محرمان پڑی ہین ریش
دبروت سرخی مائل ہین۔ زبان فرانس کچھ کچھ جانتے ہین
عادات و اطوار مین کچھ فخر نہین پایا جاتا بارکشی انکی عادت ہی

فوج کو اہستہ کرنے اور کوئی کام ہشیاری اور سرعت سے
عمل مین لانے ضرورت پر سب باتون کا اونچ نیچ دیکھکر بھی
بی بلا سوچ وغور کام کرنے اور خصوصا جنرلی کے فن مین یہ شخص
ایسا پایا جاتا ہے کہ گویا ماپیٹ کا جنرل ہی - میری بات کا
ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوسکتا ہی کہ اس جنرل نے صرف
اڑتالیس گھنٹون کے عرصہ مین کریمیا سے اور ہشیاری کے ساتھ
ترکی فوج کو اور یا نرپل سے کارتار کو لالیا - اگر کوئی دوسرا
جنرل ہوتا تو اور جیوشنت کو بلاتا - کمسری افسرون کو بلاتا - بار بار
کی تدبیرین کرتا - غرض تا ترہاق از عراق کی پوری مثل
ہوجاتی - اسطرح ہشیار جنرل نے کیا کیا - فوج کو حکم دیا چلو - فوج
چلنے لگی - اسٹیشن مین اکٹھی ہوی گاڑیان انجن سے لیکر گارڈ
تک فوج سے بھرگئین جہان کہین جگہ ملی سپاہی وہین گھسکر
رہگیا - سازوسامان جنگی فوج کے ساتھ تھا - ہلیا مین تین روز
کے بسکٹ بھرے تھے اور ہر ایک کے پاس پانی کا بھرا شیشہ تھا - ترکی
پرزن اسطرح کی فوج سے آئے تھا - ادہر فوج اوترتی ادہر
پھر جہاز فوج آئی - بات کی بات مین فوجین جمع ہوگئین جب
مجھ سے کہا لیجئے کام شروع ہوگیا تو فوج کے سپاہیون نے
ایک ایک گرسبکٹ اور مدوتیان اور ہتھیارون کوئی کمیسریٹ کا ایسا
انتظام نہین تھا - کوئی حساب کرنیوالا نہین تھا - کوئی دیکھنے
اور انتظام کرنے والا نہین تھا - خود فوج کے سپاہی اسلحہ سے
پیرائے گویا انکو حساب کے موقع ہر ایک چیز دی گئی ہے - حق تو
یہ ہی کہ سلیمان پاشا نے مملکت عثمانیہ کو بچالیا - صرف یہی نہین
بلکہ روس کو بھی خونریزی سے بچادیا جب فوجین کارتار

بین پہنچ ہوگئین تو سپاہی خود پہرہ دینا شروع کردیا - راتون کو بدون
حکم ہشیار رہنے لگے - جب بسکٹ سوکہ گئے تھے اونکو پانی مین ڈالکر
خود ہی نرم کرلیا اور سب کے سب اللہ اللہ پکارنے لگے - درگاہ خدا مین
سجدے کر رہے تھے اور راتو تکو وہی گھاس پر سونے لگے حقیقت
یہہ ہی کہ سلیمان پاشا اک نادر جنرل ہی فقط از پیہ قاسم الاخبار

اخبار دار الخلافہ

سبحان اللہ عجب حالتیست کہ ما روسیہ از روی کبر و نخوت با فلک
لاف برابری میزدیم اکنون برای نقل ارزاق و مہمات عشرات
خود عاجز ماندہ است در اوائل محبت الغای فساد و اشتعال نائرہ اختلال
بصربستان و کوہ سیاہ و مانند آن پول میداد و حالا بنفس خود در شدہ
برای اندازہ خود چیزے یافتہ نمیتواند -

نای فرای پرس تلغراف خانہ روسیان را تا نہایت اغتوس قرنگی
بروجہ آتی مینویسد - نفرات

۷۰۰۰ در بیمارستان ہای مقیم و متحرک

۵۰۰۰ زخمداران و بیماران کہ در بلاد روسیہ ارسال شدند

۱۲۰۰ در ابرائیل و مرور طونہ در محاربہ ماچین با باطاغ

۱۰۰۰ در (دوریچہ) از لشکر بزمران در یک محاربہ خورد

۸۰۰ باز از لشکر مذکور بیماران کہ بجانب ملک روسیہ ارسال شدند

۲۰۰ در تشبثات مرور طونہ از (لوبیجہ)

۱۴۰۰ در کنار رستوی تورنتکام مرور از (زمنیچہ)

۱۵۰۰ در محاربہ (بیلہ)

۳۰۰۰ در محاربہ دوسپنی و (ہزار عزاد)

۲۰۰۰ از طرفی راست بسمت نوذہ در ہنگام مرور از البقان

مطبع بحر الاسلام مین بنظور کار پردازان مطبع کے اہتمام سے چھپا

قصد اور ارادہ سے نہین ہوتین اسواسطے تحریف لفظی نہ تھہری
کیونکہ سہو مین انسان معذور ہی **دفعہ ۵۹** پس اب ہم تورات
اور انجیل اور قرآن کتب ثلثہ کی مطابقت کرنا چاہتے ہین اور
دیکھنا چاہتے ہین کہ قرآن نے کن کن امور کی تصدیق کی اور
کس کس کی تکذیب اور کون کون باتون مین بمقابلہ کتب مقدسہ کے
سکوت کیا ہی جسین بنجوا سے خاموشی نیم رضا کی تصدیق ہی
کی جانب غالب اور راجح متصور ہوتی ہی **دفعہ ۶۰** پر
قبل شروع کرنی اس مطلب اہم کی نبوت اور الہام کا فرق
دریافت کرلینا نہایت ضروری ہی کیونکہ موافق مذہب اسلام
کی سب باتین پیغمبرون کے کلام نبوت نہین ہوتا ہی چنانچہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ حضرت عایشہ کی آزاد کنیز
کو فرمایا کہ تو اپنے شوہر غلام حبشی مغیث سے پھر ملاپ
کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھ سے آپ
فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اسکی سفارش کرتا
ہون بریرہ نے کہا مجھکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین دیکھو مشارق
باب ۵ حدیث ۱۰۰۶ **دفعہ ۶۱** اور جسکا ہے پیغمبرون سے
بسبب بشریت کے خطا بھی ہوجاتی ہی جسپر خدا اونکو فورا متنبہ کرتا
اور اسکی اصلاح فرمادیتا ہی چنانچہ قیدیان جنگ بدر کے بارہ
مین خطای اجتہادی پیغمبر کے منصوص قرآن ہی جس سے صاف
معلوم ہوتا ہی کہ جس مقدمہ مین وحی نہوتی تھی تو حضرت اسمین
اجتہاد کرتے تھے اگر اسمین کچھ چوک ہوجاتی تھی تو حق تعالی
جلد خبردار کردیتا تھا دیکھو قرآن آیہ ماکان للنبی ان یکون
لہ اسری حتی یثخن فی الارض اور مشارق باب ۵

حدیث ۱۵۵۸ **دفعہ ۶۲** اور جیسے عمل مین کبھی چوک ہوجاتے
ہی ویسی علم یعنے اونکی سمجھہ اور دانست مین بھی بھول چوک
ہوجایا کرتی ہی چنانچہ پیغمبر صاحب نے خواب دیکھا کہ مکہ مین داخل
ہوے اور موتراشی کرائی خواب تو وحی الہی تھی لیکن حضرت
نے خیال کیا کہ امسال یعنے صلح حدیبیہ کے سال مین یہہ خواب
پوری ہوگی حالانکہ یک سال آگے چل کر خواب پوری ہوئی

دیکھو قرآن آیہ لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق
سورہ فتح **دفعہ ۶۳** اور ایسا ہی حدیث کا وہ قصہ ہی جسمین
لکھا ہی کہ حضرت نے خواب دیکھا کہ مکہ سے ایک زمین نخلستان
مین ہجرت فرمائی ہی اور خیال کیا کہ نخلستان تو ہجر بھی ہی
شاید وہان ہجرت ہوگی حالانکہ اتفاق ہجرت کا مدینہ مین
ہوا کہ وہ بھی نخلستان ہی پس خواب تو وحی تھی اور خیال
ایک حالت بشری جسمین خطا کو گنجایش ہے **دفعہ ۶۴** اور
ایسا ہی مقتضای بشریت یہہ بھی تھا کہ حضرت نے عصر کے
چار رکعت نماز کو صرف دو رکعت نماز پڑھکے ختم کردیا
اور سلام پھیردیا اور حضرت خرباق رضی عقب ذوالیدین
صحابی نے عرض کیا کہ یا حضرت یا نماز کم ہوگئی یا آپ
بھول گئے تب ارشاد فرمایا کہ نہ کم ہوی ہی نہ مین بھولا
ہون صحابی مذکور نے کہا کہ دو مین سے ایک بات ضرور
ہوی تب صدیق اور فاروق سے کلام فرمایا تی کی تصدیق
چاہی اور فرمایا کہ اصدق ذوالیدین یعنے کیا ذوالیدین
سچ کہتا ہی اور بعد تصدیق آگے پڑھکر اور دو رکعت نماز
پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ بھول چوک

پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی دیکھو مشارق باب حدیث ۱۳۰۷ **دفعہ ۶۵** بیان مذکورہ بالا عقیدۂ اہل اسلام ہی اور اہل کتاب تو انبیا کے بھی عصمت کے قایل نہین ہین پس بالفرض اناجیل اگر جناب مسیح کی تحریر بھی ہوتی تاہم بحیثیت نبوت کلام معصوم نہین ہوسکتا تھا **دفعہ ۶۶** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیما قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن من امتی احد فعمر ترجمہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقدم تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جیسے کلام ہوتا تھا یعنے خدا کی طرف سے اونکے دلین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وہ پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر کوئی میری امت مین ہوگا تو عمر فاروق ہوگا مشارق باب حدیث ۱۲۳۲ دیکھو اس سے تو صاف ظاہر ہوگیا کہ بجز اون انبیا علیہم السلام کے جنکی نبوت قصہ قرآن سے نام بنام صاف صریح ثابت ہوتی ہو یا اگر نام نہ لیا ہو تو قصہ مذکورہ فی القرآن کسی بنی اسرائیل پر صادق آتا ہو اور اسکی نسبت لفظ نبی یا رسول کا استعمال کیا گیا ہو جیسا حضرت سموئیل کی نبوت آیہ اذ قال لھم نبیھم سے نکلتی ہی اور دیگر حضرات بنی اسرائیل مثل اشعیا اور ارمیا اور حبقوق اور دانیال وغیرہ کے نبوت کا کچھ ثبوت اور صداقت قرآن حدیث سے نہین ہوسکتا ہے غایت الامر یہہ ہی کہ یہہ لوگ متکلمین اور مفہمین اعتقاد کئے جاوینگے نہ نبی اور رسول اور انکی عظمت اور تعظیم اولیا سمجھ کر کیجاویگی نہ انبیا سمجھکر اور حواریون کا بھی یہی مرتبہ مانا جاویگا اور وہ حضرت عیسیٰ کے رسول یعنے بھیجے ہوئے متصور ہونگے نہ خدا کے رسول۔ باقی آیندہ ۔

سوالات

سوال (۱) انجیل یوحنا باب ۱ درس ۱۹ سے ۲۱ تک یہہ مضمون ہی کہ یحییٰ سے یہودیون نے پوچھا کیا تو مسیح ہی یا وہ نبی اوسنے جواب دیا نہین مسیح ہون نہ وہ نبی۔ یہہ جواب یحییٰ کا صریح دلالت کرتا ہی کہ کوئی بھی یہود سوائے مسیح کے ہونے والا تھا جسکے یہود منتظر تھے چنانچہ اوسی انجیل کے باب ۷ درس ۴۰ مین ہی کہ بعد مشاہدہ کرامات کے یہودی مسیح سے مختلف ہوگئے تھے بعض نے کہا تھا کہ یہی مسیح ہے اور بعض نے کہا تھا کہ یہہ وہ نبی ہی اب سوال یہہ ہی وہ نبی اب تک آیا ہی یا نہین اگر آیا ہی تو بتا دو نہین تو اس درس کے معنی بتلاو (۲) انجیل متی کے باب ۵ درس ۱۸ مین حضرت عیسیٰ کا قول مذکور ہی کہ اگر زمین اور آسمان ٹل جاوین تو ممکن ہی مگر یہہ ممکن نہین کہ تورات کا ایک شوشہ ٹل جاوے مین کہتا ہون کہ اسے یہہ معنی آپ لوگ سمجھتے ہین کہ اوسکا کوئی حکم نہ بدلیگا۔ اس صورت مین ختنہ کہان گیا بلکہ پولوس تو تورات کو کمزور اور عیب دار اور بیفائدہ سمجھتے ہین بلکہ فرماتے ہین کہ اگر پہلے عہد نامہ مین نقص نہ ہوتی تو نئے عہد نامہ کی پھر کیا ضرورت تھی (۳) کوئی ایک آیت انجیل سے نکال دیوین جو بغیر تثلیث پر اشارہ کرے نہ یہہ کہ چند مقامات کو جمع کرکے اوسے ایک ذہنی نتیجہ نکالا

ماوے (۴) عرصہ تیرہ سو سال سے قرآن مین حکم دیا گیا ہی
کہ اگر قرآن کی صداقت مین تمکو شک ہو تو چھوٹی سی ایک
سورت مثل اسکے بنالاؤ مگر اجتک اسبات کو کسی کی جرات
نہوئی۔ باوجود اسکے کہ کروڑہا روپیہ اجتک واسطے ہرتی
کرنے کرسچنون کے خرچ ہوا اور پادری بھی مختلف زبانون
مین امتحان دیکر پاس ہوے۔ اور اس معجزہ کی صداقت
مین کئی طرح کی احتمال عقلی بطور خلل بیان کرتے رہے مگر
قرآن کے مقابلہ کا کسی کو حوصلہ نہوا کہ کوی مثل اسکے
ایک صورت بناکر پیش کر دیتا۔ اب اگر کوی طاقت رکھتا
ہی تو ایک چھوٹی سی صورت مثل قرآن کے بنا دے
(۵) انجیل یوحنا کے اخیر مین ہی۔ اور بہت سے کلام ہین جو
یسوع نے کئی اگر وے جدا جدا لکہی جاتے تو مین گمان کرتا
ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین۔ یہہ اسر
غلو ہی۔ مین پوچھتا ہون کہ متکلم اس کلام کا خدا ہی یا یوحنا
اگر خدا ہی تو کیا اوس کو قدرت نہ تہی کہ ایک شخص کے
صرف ۳۳ برس کا احوال کتابون مین لکہا کر دنیا مین سما
سکتا۔ شاید اپکا خدا ایسا ہی ہوگا کیونکہ آپ اسبات
کے بھی قائل ہین کہ خدا کیتر کے مانند ہی جیسا کتاب
ہوشیع کے باب ۵ ورس ۱۲ مین ہی اور اگر یوحنا ہی تو
آپ لوگ اوس کو صاحب الہام سمجھتے ہین حالانکہ صاحب
الہام ایسی بات ہرگز نہین کہہ سکتا۔ بالفرض اگر ہم اسبات
کو مان بھی لین تو کہہ سکتے ہین کہ سب اناجیل ناقص ہین کیونکہ
حسب روایت یوحنا کے کسی نے پورا حال حضرت مسیح کا نہین لکہا

حالانکہ احوال حضرت مسیح کا موضوع اناجیل کا تھا اس صورت
مین لکہنا نہ لکہنا یکسان ہی۔ اگر کسی عیسائی نے انکا جواب
دیا تو انشاء اللہ جواب الجواب کے بعد اور سوال دینگے

راقم کرم الہی پنجاب

بقیہ رد رسالہ رامچندر صاحب مسیحی

اور باہم باپ دادا تک جاتے تھے۔ ایک صاحب مخالف
مذہب دونون کی طعن و تشنیع کو صحیح سمجھکر اون مطاعن
طرفین کو یاد کرکے لکھتے گئے۔ اور چند روز کے بعد رسالہ
طیار کیا اور اوسمین اونہین باتون سے جواز راہ جنگ
دونو عمو زاد بھائیون مین ہوی تھی خوب الزام دیا اور
ایک نقل اوس تحریر کی دونون کے پاس بھیجی ان دونون نے
ہنسکر اوسپر لکھدیا کہ واہ صاحب آپ بڑے دانا و راستباز
ہین کہ ہمارے غصہ کی گالیون کو دراصل صحیح و مبطل النسب
سمجھے۔ حضرت ہمارا دادا تو ایک ہی۔ اور ہر ایک کا باپ
دوسرے کا چچا حقیقی ہی۔ ہم یہہ باتین دراصل کسطرح
کہتے۔ اور لوگون نے بھی اسکی گواہی دی۔ ہان اتنا کہا
کہ فی الحقیقت خاص انکی اسقدر حماقت ہوی کہ غصہ مین
ایسے لغو رذیل باتین باہم کہین اور سربازار گالم گلوچ ہوے
تب وہ محنت منشی جیو کی تمام بیکار گئی۔ بے شک مجادلہ
و مکابرہ اور چیز ہی اور تحقیق و انصاف کے ساتھ مناظرہ
اور شی ہی۔ مسلمان بابت تحریف عام تورات و انجیل
کچہ اقوال یہود و نصاری ہی فقط بکثرت پیش نہین کرتے
بلکہ اب تک بخوبی اختلاف تراجم و قلم گشتگی نسخ ثابت

کرتے ہین۔ اور صاحب تبیین الکلام اگرچہ نہایت سلوک و رعایت
کے ساتھ تحریف کا لفظ نسبت بائبل منہہ پر لانا نہین چاہتا مگر
جو وہ بیان کرتا ہی وہ تحریف عام مین داخل ہی جس سے مسلمان
کا مطلب نکلتا ہی۔ علاوہ ازین مین نہین جانتا کہ عیسائیون
کا مطلب اس معارضہ سے کیا حل ہو سکتا ہی محض مقابلہ بطور
مکابرہ ہی۔ اگر کوی صاحب انصاف چاہین اور بغور قرآن
کا مطالعہ کرین تو مین اونکو ایک طرف متوجہ کیا چاہتا ہون
کہ خدا کے فضل سے وہ بات منصف کو اس بارہ مین کمال
تسلی بخش ہوگی اور وہ یہہ ہی کہ دیکھو قرآن شریف مین بعض
الفاظ زائد یا مرادف و مشترک مین بھی تو تبدیل نسخہ نہین
کر سکا۔ اعراب تک کا توافق و انتظام ہی جو اکثر آدمی کے
طاقت سے اس مدت مین باہر سمجھا گیا ہی۔ مثلاً چند جا
نِعمت بمعنی دولت بکسرہ نون آیا ہی مگر ایک دو جگہ فقط
بفتح نون بمعنی انعام ہی سو بعینہ اپنے اپنے مقام پر سب
نسخون مین اسی طرح لکھا ہی اسقدر جزوی باتون مین بھی فرق
فرق نہین قرآن شریف منگا کر ایسے بہت سے مثالین دیکھہ
سکتے ہین۔ ہات کنگن کو آرسی کیا ہی۔ اس تواتر لفظی و
اعرابی کا انکار غضب ہے۔ جناب والا کی انصاف و دانائی
نہایت تعجب ہی۔ کیا ایسے چند بے سر و پا روایات سے آپنے
برے تواتر لفظی و اعرابی و تحریری مین کچھ فرق آسکتا ہو
کیا ایک بہت صاف کپڑے کو کوی ذرا سے بے اعتبار نقطہ
عارضی سے متہم و بدنام کر سکتا ہی کیا آفتاب اور چاند کا
سینہ برابر ہو سکتا ہی بلکہ یہہ مثال بھی کسی قدر ناقص ہے

غرض بحث کا بڑھانا اور صوت کا الجھانا تو مشکل و قابل تعریف
نہین بلکہ قصہ کوتاہ کرنا اور سلجھانا مشکل ہی اور اسکا نام
مناظرہ ہی۔ اب اختلاف قراءت کا حال سنئے اور اسکے
معنے خوب سمجھہ لین۔ مبادا النسخ کے معنے کی طرح آخر کو پادری
فرینچ و کئی صاحب کا سا اقرار ناواقفیت معنی نہ کرنا پڑے
اختلاف قراءت وہ ہی کہ اپنی اپنی بولی و لغت کے موافق
لوگ الفاظ قرآن شریف کو ذرا مختلف لہجے سے ادا کرتے ہین
جیسے مَا اَدْرِیْكَ وَمَا اَدْرٰىكَ یا مَلِكَ مَلِكَ
صورت تحریر مین فقط اسقدر فرق تھا اس سے تورات و انجیل
کے اختلافات و سہو کاتبان کا ہرگز معارضہ و مقابلہ نہین
ہو سکتا بعض باتون مین قرآن کسی قدر اوسوقت کے محاورہ
عرب سے خلاف ہی پایا تو کوئی لفظ قرآن کو نہین بدل سکا مثلاً
اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ کو بھی تبدیل نہین کیا۔ قصہ کی جمع
قِصَص آرہے وعام لغت ہی۔ مگر قرآن شریف مین اَحْسَنَ الْقَصَصِ
مذکور و مرقوم ہی مثلاً اقسم مین سے لاکو دور نہین کر سکا اور
آمین کو الحمد مین داخل نہین کر سکا۔ اسقدر اتفاق اتنی مدت
تک بے شک آدمی کی طاقت سے بے فضل خدا غیر ممکن ہے
الانسان مرکب من الخطا والنسیان۔ افسوس کہ آپ ایسے
متبحر الاعراب الفاظ کتاب کو چند روایات پراگندہ بے
اصل سے مثل الکحیل مشہور پاتے ہین دنیا مین کوئی بھی ایسی
چیز نہین کہ اوسمین کچھ بھی عیب و شمہ نہ بتا سکے ع وہ کونسی
زمین ہی جہان آسمان نہین و جس کتاب مین رسم خطا کی بھی بندی
ہی۔ جسکا ترجمہ بھی سوا تحت اللفظ اجنگ علیحدہ نہین لکھا گیا۔

بے نقطہ حروف تک معدود ہین جو کتابی و زبانی کمال درجہ
تواتر پر ہی اور سین جناب سا منصف شخص با وصف دعوی
بے تعصبی چند جنگ جویون کے تحریرات سے سرو پا سے شبہات
کرے۔ اگر غور فرماوین اور انصاف کرین تو اسے اختلاف
قرأت سے کمال درجہ تواتر لفظی قرآن شریف کا ثابت ہو سکتا
ہی کہ اسقدر التزام و انتظام اسکے حفظ و قرأت کا کیا ہی۔

جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی دام عنایتہ
بعد تسلیم گزارش انکہ آپ اپنے اخبار گوہر بار مین عیسائیون کو
کیا کیا جواب دندان شکن دیتے ہو اور ہر ہر بحث کیا کیا کی
ہی کہ عیسائیون کا دم بند ہی این کار از تو آید و مردان
چنین کنند اور یہہ لوگ آپ سے کیا گفتگو کر سکتے ہین او نکو
کچھ علمی مادہ نہین یقین کوی دلیل نہین عقل کو دخل دیتے
ہین معاملات مذہبی مین بذریعہ عقل کیونکر عہدہ برا ہو سکتے
ہین کار ہر مرد و مرد ہر کارے اخبار روزافشان و کوکب ہند
گاہ گاہ میری نظر مین گذرتا ہی اوسکے مضامین و مباحث
مذہبی دیکھکر بار بار ہنسی آتی ہی اور خیال کرتا ہون کہ یہہ لوگ
کس مایہ و بساط پر مسلمانون سے بحث کرتے ہین انکی تقریر عقل
و نقل دونو کے مخالف ہی حرف بہ حرف اور سینہ زوری اور
سہ زوری سے پیش کرتے ہین۔ اور بار بار موکی کھاتے
ہین تاہم مرغی کی ایک ٹانگ سے از نہین آتے ہین باین ہمہ
سہ طلبی ہمہ دانی کا دم بھرتے ہین اور جھوٹے دعون پر مرتے
ہین یہہ شعر اونکے حسب حال ہی ؎ اس سادگی پہ کون
نہ مر جائے اے خدا لڑتے ہین اور ہاتھ مین تلوار بھی نہین

اور ایک روز نور افشان مین یہہ فقرہ لکھا دیکھا کہ مسلمانون سے
اب جواب نہین آتا تو طفلانہ مباحثہ کرتے ہین اور دہین
یہہ مصرع نظر مین آیا کہ ہم کو اس صورت مین اس مصرع کے
موافق عمل کرنا چاہئے۔ جواب جاہلان باشد خموشی عزت
دراز یاد دہان اچھا انصاف کیا فقرہ اول کا یہہ جواب ہے
کہ اس حیلہ سے گریز کرتے ہو اور اپنا پیچھا چھوڑاتے ہو۔
معلوم ہوا کہ حضرت قایل بھی محض طفل نابالغ یا پیر نابالغ ہین
کہ ایسا فرماتے ہین ہمیچ ہی فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
ہمنے اکثر دیکھا ہی کہ جس کسی سے کسی فقرہ یا شعر کا مطلب ادا
نہین ہو سکتا اور وہ اوسکے فہم سے باہر ہوتا ہی تو اسی طرح
کہدیتا ہی کہ یہہ شخص مہمل نویس ہے اور اوسکا کلام اچھا
نہین اور مصرع کا جواب یہہ ہی کہ اس بیچارہ کم مادہ نے
اس جگہہ اسقدر حق و عدل کو کام فرمایا کہ یہہ مصرع بے حسب حال
لکھا یعنی ہم جاہل نہین ہمارے طرف بمقابلہ اہل علم خاموشی
جواب ہی۔ اب عیسائیون سے ایک سوال سرسری کرتا
ہون جواب متین نقل دین نہ کہ عقل کو کام مین لائے
اور بیجا زبان ہلائین اور میری اور اپنی تضییع اوقات
کرین اسواسطے کہ بحث مذہبی مین عقل کو دخل نہین نقل سے
کام نکلتا ہی۔

ای بھائی عیسائیو اک ذرا منصف ہو جاؤ اور تعصب اور
ہٹ دہرمی کو دور کر دو اور جواب شافی دو۔
خدا کے بیان سے حضرت عیسی علیہ السلام پر ایک انجیل
اوتری تھی یا متعدد اگر ایک انجیل نازل ہوی تھی تو اب

مستعد واناجیل بنام نہاد مرقس ولوقا ویوحنا وغیرہ کیونکر ہوگئین
اور احکام واوامر مین اختلاف کا کیا سبب ہوا یہان سے
معلوم ہوتا ہی کہ اصل انجیل کا تو کہین نام ونشان نہین رہا
یہہ اناجیل متعارفہ ومروجہ مستحدث ہین اور تمہارے
اگلے پیشوایان دین نے بنالی ہین۔ اور جو چیز کہ تمہارے بزرگون
بنالی اوسپر ایمان لانا اور احکام خدا کہنا کمال بے باکی
اور ناانصافی ہی اور یہہ کہو کہ اصل انجیل ضایع ہوگئی تو
بزرگان دین نے اون احکام کو جمع کرلیا تو ہم کہین گے
کہ کسی کتاب سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ فلان پادری انجیل کا
حافظ تھا جسکو انجیل حفظ نہ تھی اور وہ ضایع ہوگئی اور
پھر قیاس سے بنی پس ظاہر ہی کہ احکام مین فرق ضرور آگیا
پھر جس چیز مین فرق ہوا اوسپر عمل کرنا اور عقیدہ رکھنا
کمال نادانی ہی۔ برین عقل ودانش بباید گریست ۔ پھر
ہم سوال کرتے ہین کہ تمہارے بزرگان دین نے انجیل
کلام خدا کو کیون ضایع ہونے دیا وہ اصل ایمان تھی اسکی
حفاظت کیون نکی یہان سے معلوم ہوا کہ آپ کے بزرگون
دین ہی اپنے دین کو بسبب خبر تشریف آوری رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم باد ہوائی اور منسوخ ہونے
والا سمجھتے تھے ورنہ ضرور اپنے ایمان کی کتاب کی حفاظت
کرتے اور ہرگز ہرگز تحریف ہونے دیتے دیکھو خوشا د
حال اہل اسلام الحمد للہ علی کل حال کہ قرآن شریف
تیرہ سو برس سے مسلمانون مین ابتک ایک جانب پر ہی
کہین ایک حرف ولفظ ونقطہ وزبر وزیر کا بھی فرق نہین

اگیا اور نہ تا قیامت آویگا یہی دلیل ساطع وبرہان قاطع
حقیت دین اسلام کو اللہ کے کلام پر نسبت قرآن شریف
کافی ووافی ہی دیکھو اہل اسلام مین ہزارون لاکھون حافظ
ہی چاہے کہ کوی قرآن شریف مین کسی طرح کی تحریف کرسکے
تو کیا معنی ہی اسکو کلام خدا کہتے ہین اور اسکو دین حق
کہتے ہین فرماے تو آپکے یہان کتنے لوگ انجیل کے حافظ ہین
اور انجیل وغیرہ مین اکثر کلیہ تحریف ہوی اور اوسکا اقرار
پادریون کو بھی ہی کہ کتب مباحثہ سے معلوم ہوتا ہی تم
لوگون سے ڈرنا چاہئے کہ تمنے خدا کے احکام کو تو پھیر ہی
دیا خدا کے کلام مین بھی تحریف وتقریف کردی جب تم
ہمارے اس سرسری سوال کا جواب دیدوگے تو تمسے
دیگر سوالات کی جاینگے۔ فقط کارسپانڈنٹ

بقیہ اوتار ہنود کی مذمت اور مقابلہ سگ رام لچھمن سے ببر محمد کا

جناب خواہان ترقی طریقہ محمدیہ جناب محمد شریف صاحب دام
آج پنڈت سگ رام لچھمن آئے اور عند الدریافت حال برہما
بشن مہادیو بمصداق ع شرم چہ است کہ پیش مردان باید
فرمانے لگے کہ یہہ تینون شخص ساری جہان کے مالک نایب جگوان
پیدا کرنے اور پالنے اور مارنے مین اختیار مستقل رکھتے
ہین ان سے بہتر اور افضل کوی نہین ہی۔ بندہ نے کہا کہ یہہ
تینون دیوتے بقول تمہارے مظہر اور نایب خدا کا بلکہ ایک
خدا کے تین خدا اور اکمل حاکم اور مختار ساری جہان کے ہین
اگر سمجھنا چاہئے کہ اکمل تو سوا اللہ کے اور کوی مختار ہی

نہین اور خدا وند کریم کا منقسم ہونا ناجایز ہی اور اگر فرض
کیا جاوے کہ یہہ تینون نائب خدا اور مختار ساری جہان کے
ہین تو عقل سلیم کے نزدیک نہایت ضرور ہی کہ یہہ تینون
عادل اور منصف اور اچھی صفتون سے موصوف اور ہر عیب سے مبرا
ہون لیکن ہم کو تمہاری کتب مشروع اور بید معتبرہ سے
ان تینون کے اوصاف ایسے ظاہر ہوتے ہین کہ جو شخص محض
بے عقل ہو وہ بھی آپ کی بے عقلی پر ہنسے کہ یہہ لوگ ہر عیب
کے شاغل تھے۔ اسپر پنڈت صاحب نے کہا کہ یہہ لوگ اصل
مین بے عیب اور پاک تھے آپ انکو کسطرح عیب لگاتے ہین
بندہ نے کہا کہ مہابہارت مین لکھا ہی کہ اتری منی کے
جو وہ نہایت خوب صورت تھے یہہ تینون برہمان بشن مہادیو
اوسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اوسکے دروازہ پر بھیک
مانگنے گئے وہ بیچاری بھیک دینے کو باہر آئی یہہ صاحب فرمانے
لگے کہ ہم کیا بھوکے ہین جو ایسے بھیک لینگے ہان اگر ہم کو اپنے
گھر لیجا کر اور ننگے ہو کر ہم کو کھانا کھلاوے تو ٹھہرتے ہین وہ
بیچاری اپنے خصم سے اجازت لیکر ان تینون کو اپنے گھر
مین لیگئی وقت کھانا نے کھانے کے اوس عورت صاحب
عصمت نے انکے بدن پر پانی چھڑکا یہہ تینو چھوٹی لڑکے
بنگئے وہ ننگے ہو کر آگے آگے پنڈت سگ رام لچھمن صاحب
اس سے معلوم ہوا یہہ تینون شخص بقول ہندوؤن کے دغا باز
اور شہوت پرست اور عاجز ایسے تھے کہ ایک عورت کے
جادو سے لڑکے بنگئے بھلا ایسا شخص کہین خدا یا نائب خدا
اور دنیا کا مالک ہون سکتا ہی اور۔ کارتک مہاتم اور

پدم پوران مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ اندر مہادیو کے درشن
کو کوہ کیلاش پر گیا اور وہان ایک شخص بدصورت نرخ
چشم بڑے دانت دراز گوش کو بیٹھا دیکھا اندر نے
کہا شیو یعنی مہادیو کہان ہی اوسنے اندر کی بات کا
کچھ جواب ندیا بلکہ سخت گوی سے پیش آیا اندر نے اوسپر
خفا ہو کر اوسکی گردن پر گرز مارا وہ گرز اوسیوقت
راکھہ ہو گیا اندر حیران رہ گیا اور حقیقت مین وہ شخص مہادیو
آپ ہی تھا مہادیو نے چاہا کہ اندر کو جلا کر راکھہ کر دیا
لیکن برہسپت کہ سارے دیوتاؤن کا پیر و مرشد ہی
وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنے لگا اور بہت
عاجزی سے اندر اور برہسپت نے مہادیو کو سرانہا تب
مہادیو نے اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ تمہاری
مراد ہی مجھہ سے مانگو ان دونون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ
یہہ غصہ کی آگ کہ تمہارے آنکھہ ہی مین بھڑک رہی ہی اسکو
دبا لیجئے مہادیو نے کہا کہ یہہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین
اسکو کسی اور جگہہ پر پھینک دیتا ہون پھر مہادیو نے اوس
غصہ کی آگ کو سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہی وہان
پھینک دیا وہ آگ وہان پڑتے ہی ایک لڑکے کی صورت
بنگئی اور اوس لڑکے نے رونا شروع کیا اوسکی آواز
کی ہیبت سے زمین اور آسمان مین بھونچال پڑ گیا پر برہمان
وہان آیا سمندر نے بعد بجا آوری تعظیم لڑکے کو گود مین دیکر
اور کہا کہ اس لڑکے کا نام آپ کچھ رکھئے اس سعادت
مند لڑکے نے برہمان کی داڑھی اس زور سے پکڑی

کہ برہمان کے آنکھون سے جل یعنے پانی نکل پڑا چونکہ وہ وقت آنکھون سے جل نکلا تھا اوس لڑکے کا نام جلندہر رکھا اور سکرد یوتا کو کہ سارے دیوتون کا کروہنی بلا کر کہا کہ جلندہر کو سب دیوتون کا افسر بنا دے اور برندا نام عورت سے کہ کال نیمی دیتون کے سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کر دے چنانچہ سکر نے بموجب حکم برہمان کے اوسے ملوک کیا اور جلندہر اوسوقت جوان قوی ہیکل نکلیا اور زمین کے سارے راجاؤن اور بہادرون سے زیادہ کہ کوی دیوتا اوسکے مقابلہ کا نتھا پھر جلندہر کو ایسا تکبر اور غرور پیدا ہوا کہ اندر کو بھی سرگ سے نکالدیا اسباب سے سب دیوتون نے غمناک ہوکر یہہ حال برہمان سے عرض کیا برہمان نے اونکو بشن کے پاس بھیجا بشن کو جلندہر کا ہلاک منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا دل ہی اوسنے بشن کا ارادہ دریافت کرکے یہہ سوچا کہ جلندہر بغیر مہادیو کے کسی کے ہاتھہ سے مارا نہین جاوے گا پھر نارد نے اپنی پرفطرتی سے جلندہر کو بھکایا کہ گو سب اسباب بادشاہت تیرے یہان موجود ہی لیکن پاربتی مہادیو کی عورت کہ نہایت خوبصورت ہی جب تک وہ آپکے پاس نہ آوے کچھہ لطف زندگی نہین المختصر جلندہر نے مہادیو سے پاربتی طلب کی جب اسنے انکار کیا تب لڑائی کا قصد کیا چنانچہ مہادیو اور اسکے صاحبزادون اور اونکی عورت پر خوب سخت مجادلہ اور مقابلہ ہوا ہر بار بشن وغیرہ تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہونچے مگر جلندہر کے آگے سب عاجز ہوے پھر بشن نے اپنے دل مین سوچا کہ بغیر جلندہر کی جورو کے نہایت نیک ہی جب تک اوسکی عصمت مین خلل نہ آوے گا جلندہر نہ مرنیگا پھر بشن نے اپنے آپ کو جلندہر کی شکل بنکر ہوسکی جورو سے فعل بد کیا اس حیلہ سے اوسکا بت توڑ دیا جلندہر مہادیو کے ہاتھہ سے مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن کا مکاری پتہ معلوم ہوا تو اوسنے بشن کو بددعا دیکر کہا کہ تو پتھر بنجا چنانچہ وہ پتھر بن گیا جسکو سالگرام کہتے ہین اور گنڈکا ندی مین جا پڑا چنانچہ اوس ندی سے اون پتھرون کو لاکر پوجتے ہین القصہ برندا! جلندہر کی جورو بھی غم خاوند سے ملکر راکھہ ہوگئی اور اسکی راکھہ سے تلسی کا درخت جم آیا چونکہ بشن نے برندا کی وصل سے خوب مزا لوٹا تھا اور برندا پر عاشق ہوگیا تھا اوسکے جل مرنے سے بہت بیتاب ہوکر اوسکی راکھہ پر آبیٹھا اور بے قرار ہونے لگا تب جملہ دیوتون نے یہہ حال دیکھکر تلسی کے پتے اوسکے پر رکھی چونکہ تلسی بھی اسکے معشوقہ کی راکھہ سے پیدا ہوا تھا چیزی نمکین ہوئی اب وہ رسم تمام لوگون مین جاری ہوگی چنانچہ جو لوگ بشن کے پوجا کرتے ہین سالگرام کو پتھر کو بشن کا اوب سمجھکر پوجتے ہین اور تلسی کے پتے اوسپر چڑھاتے ہین۔ پنڈت رگھ رام لچھمن صاحب اس داستان سے ہم کو واضح ہوا کہ مہادیو برے خوش اخلاق تھے باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان پر لازم ہوتی ہی اندرا کی زیارت کو گیا اوسکو جھڑک کر بے عزت کردیا ؎ یک ترش روی رفع صد مہمان بس است

پس ہر وجوب درمیان است صاحب خانہ را اور عاجز ہو مغلوب الغضب ہوے کہ اپنے غصہ کی آگ کو سرد کرسکی اور برہمان ایسا عاجز تھا کہ ایک لڑکی سے اچھی طرح